# روحانی خزائن

تصنیفات

## حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۸

حولنا، وإن لها علينا إحسانا عظيما فلن ننسى إحسانها، وإنا من الشاكرين.
ہلاک کیا جو ہمارے گرد تھے اور اس کا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکر گزار ہیں۔
وأمّا ما ذكر هذا الواشي قصةَ جهاد الإسلام، وتظنّي أن القرآن
اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے
يحثّ على الجهاد مطلقًا من غير شرط من الشرائط ، فأيُّ زور و افتراء
جہاد پر برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھ کر اور کوئی جھوٹ اور افترا نہیں اگر
أكبرُ من ذلك إن كان أحد من المتدبرين؟ فليعلم أن القرآن لا يأمر
کوئی سوچنے والا ہو۔ سو جاننا چاہیئے کہ قرآن شریف یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان
بحرب أحد إلا بالذين يمنعون عباد الله أن يؤمنوا به ويدخلوا في دينه
لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالیٰ کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ
ويطيعوه في جميع أحكامه ويعبدوه كما أُمروا. والذين يقاتلون بغير الحق
خدا تعالیٰ کے حکموں پر کاربند ہوں اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو
ويُخرجون المؤمنين من ديارهم وأوطانهم ويُدخلون الخَلق في دينهم جبرًا
مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبراً اپنے دین
وقهرًا، ويريدون أن يطفئوا نور الإسلام ويصدّون الناس من أن يُسلِموا،
میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں
أولئك الذين غضب الله عليهم ووجب على المؤمنين أن يحاربوهم إن
یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو ان سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں
لم ينتهوا. فانظر هذه الدولةَ. أيُّ فساد توجَد فيها من هذه المفاسد؟ ﴿۴۶﴾
مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون فساد ان فسادوں میں سے ان میں پایا جاتا ہے کیا وہ ہمیں ہماری
أتمنعنا من صلواتنا وصومنا وحجّنا وإشاعة مذهبنا؟ أو تقاتلنا في ديننا أو
نماز اور روزہ اور حج اور اشاعت مذہب سے ہم کو منع کرتی ہے یا دین کے بارے میں ہم سے لڑتی ہے یا

تخرجنا من أوطاننا؟ أو يجعل الناس نصارىٰ ظلمًا وجبرًا؟ كلا بل إنها
ہمیں ہمارے وطنوں سے نکالتی ہے یا لوگوں کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہیں بلکہ وہ ہمارے لئے
بريةٌ من كل هذه الإلزامات، بل هى لنا من المُعينين. ثم انظرُ إلى
مددگاروں میں سے ہے پھر قرآن کے ان حکموں پر نظر ڈالو جن میں خدا تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں ان
أحكامٍ علّمَنا القرآن للذين أحسنوا إلينا، وراعوا شؤوننا وكفلوا
کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیئے جو ہم پر احسان کریں اور ہمارے کاموں کی رعایت رکھیں اور ہماری حاجات کے
شجوننا، ومانُونا وآوَونا، بعدما كنا تائهين. أيمنعنا ربّنا من أن نحسن
متکفل ہو جائیں اور ہمارے بوجھوں کو اٹھالیں اور ہمیں پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ میں لے آویں کیا خدا تعالیٰ ہم کو
إلى المحسنين ونشكر المنعمين؟ كلا بل القرآن يأمر بالقسط
اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کریں اور دلی نعمتوں کا شکر ادا کریں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو انصاف
والعدل والإحسان والله يحب المقسطين. وقد قال فى القرآن وَلْتَكُنْ
اور عدل اور احسان کرنے کے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور قرآن میں اس نے یہ
مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ[1]
فرمایا ہے کہ تم میں سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہیں جو نیکی کی طرف بلاویں اور امر معروف اور نہی منکر کریں اور یہ نہیں کہا
وما قال ولتكن منكم أُمّةٌ يقتلون الكفّار ويُدخلونهم جبرًا فى دينهم. وقال
کہ تم میں سے لوگ ہمیشہ ایسے ہوتے رہیں کہ جو کافروں کو قتل کریں اور ان کو اپنے دین میں جبراً داخل کرتے رہیں اور
جَادِلْهم (أى جادِل النصارى) بالحكمة والموعظة الحسنة، وما قال
اس نے یہ تو کہا کہ عیسائیوں سے حکمت اور نیک نصیحت کے طور پر بحث کرو اور یہ نہیں کہا کہ ان کو تلواروں سے قتل کر ڈالو۔
اقتلوهم بالسيوف والصوارم إلا بعد صدّهم عن سبيل الله ومكرهم لإطفاء
مگر اس حالت میں جبکہ وہ دین سے روکیں اور اسلام کا نور بجھانے کے لئے منصوبے برپا کریں اور دشمنوں
نور الإسلام وقيامهم فى مقام المعادين، فانظُرْ ما قال ربّنا ربّ العالمين.
کے مقام میں کھڑے ہو جائیں پس دیکھ تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالموں کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے۔

[1] اٰل عمران: ۱۰۵

وقد بيّنا لک أن الحرب ليس من أصل مقاصد القرآن ولا من جذر
اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قران میں سے نہیں اور وہ صرف ضرورت کے
تعليمه، وإنما هو جوّز عند اشتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمين إلى انتهائه
وقت تجویز کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت میں جبکہ ظالموں کا ظلم انتہا تک
واشتعال جور الجائرين. وَ لکُمْ أسوة حسنة في غزوات رسول اللّٰه صلى ﴿۴۷﴾
پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے طریق عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰه عليه وسلم، كيف صبر على ظلم الكفار إلى مدة يبلغ فيه صبيّ إلٰى سن
بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک صبر کیا جس میں ایک بچہ
بلوغه، فصبر. وكان الكفار يؤذونه في الليل والنهار. ينهبون أموال
اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکھ دیتے اور رات دن ستاتے اور
المؤمنين كالأشرار، ويقتلون رجالهم ونساءهم بتعذيبات تتحدر بتصورها
شریروں کی طرح ان کے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ایسے بڑے بڑے
دموع العيون وتقشعر قلوب الأخيار، وكذلك بلغ الإيذاء إلى انتهائه
عذابوں سے مارتے کہ ان کے یاد کرنے سے آنکھوں کے آنسو جاری ہوتے ہیں اور نیک آدمیوں کے دل کانپتے ہیں اور
حتى همّوا بقتل نبي اللّٰه، فأمره ربّه أن يترك وطنه ويهرب إلى المدينة
اسی طرح دکھ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے
مهاجرا من مكة، فخرج رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم من وطنه بإخراج
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کا قصد کیا سو اس کے رب نے اس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت
قومه. ومع ذلك ما كان الكفار منتهين، بل لم يزل الفتن منهم تستعِرُّ،
اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا رسانی میں بس نہیں کی تھی بلکہ وہ فتنے
ومحجّة الدعوة تَعِرُّ، حتى جلبوا علٰى رسول اللّٰه صلى اللّٰه
بھڑکاتے اور دعوت کے کاموں میں مشکلات ڈالتے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر

علیه وسلم خیلَهم ورَجِلَهم، وضربوا خیامهم فی میادین بدرٍ بفوج
معہ اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑھائی کی اور بدر کے میدان میں جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے
کثیر قریبًا من المدینة، وأرادوا استیصال الدین. فاشتعل غضب
خیمے کھڑے کر دیئے اور چاہا کہ دین کی بیخ کنی کر دیں تب خدا کا غضب ان پر
اللّٰه علیهم ورأی قبح جفائهم وشدة اعتدائهم، فنزل الوحی علی
بھڑکا اور اس نے ان کے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اس نے اپنی وحی اپنے
رسوله وقال أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا. وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ
رسول پر اتاری اور کہا کہ مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق ان کے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہیں
لَقَدِيْرٌ [1]، فأمر اللّٰه رسولَه المظلوم فی هذه الآیة لیحارب الذین هم
اس لئے انہیں مقابلہ کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو ان کی مدد کرے سو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت
بدأوا أول مرة بعد أن رأی شدة اعتدائهم وكمال حقدهم
میں ان لوگوں کے مقابل پر ہتھیار اٹھانے کی اجازت دی جن کی طرف سے ابتدا تھی مگر اس وقت اجازت دی
وضلالهم، ورأی أنهم قوم لا یرجی بالمواعظ صلاح أحوالهم.
جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی ان کی طرف سے دیکھ لی اور یہ دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ بجز نصیحتوں سے
فانظر كیف كان حرب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم. وما ﴿۴۸﴾
ان کی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں کی کیا حقیقت تھی اور
حارب نبی اللّٰه أعداءَ الدین إلا بعد ما رآهم سابقین فی الترامی
نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز نہیں لڑا مگر جب تک کہ اس نے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے میں
بالسهام والتجالد بالحُسام، وما كان الكفار مقتولین فقط بل كان
پیش دست اور سبقت کرنے والے ہیں اور نیز یہ تو نہیں تھا کہ صرف کفار ہی مارے جاتے تھے بلکہ جانبین سے
یسقط من الجانبین قتلی، وكان الكفار ظالمین ضآلین.☆
مرنے والے کام آتے تھے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے۔

[1] الحج:۴۰ ☆ ربما هو سهو، والصحیح ”صائلین“ كما تدل علیه الترجمة . (الناشر)

فليتدبّر فی هذا المقام كل عاقل حفظه اللّٰه تعالى عن الحمق
پس اس مقام میں ہر یک عاقل جس کو خدا نے حمق اور سفاہت اور بدوں کی خصلتوں سے نگاہ رکھا ہو
وصانه عن السفاهة وسير اللئام - ليظهر عليه حقيقةُ جهاد الإسلام،
فکر کرے اور سوچے تا کہ اس پر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہیے کہ دیکھے کہ اس جہاد میں ظلم
ولينظُرْ أين أثر الظلم فی هذا الجهاد، وأين إيذاء المحسن ذی الإنعام؟
کا نشان کہاں ہے اور کہاں کسی محسن کو دکھ دیا گیا ہے بلکہ ان دنوں میں تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ میں
بل كان رأس الإسلام فی تلك الأيام معرَّضًا لدوس الأقدام، وقد
پڑا ہوا تھا اور مسلمانوں پر ایسی مصیبتیں پڑی ہوئی تھیں کہ ان مصیبتوں کا قصہ آنکھوں سے
وردت على المسلمين مصائب إلى حد يُجرى الدموع قصّتُها من
آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلوں کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے
المُقْلتين وتشوى القلوب بنار الآلام. فهل مِن مُنصف ينظرها ويخاف
پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ
قهر الربّ العلام، أم انعدم الإنصاف من قلوب المخالفين؟ هذا هو
انصاف مخالفوں کے دلوں سے اٹھ ہی گیا ہے اور یہی بات
الحق ولا نخبّء الحق ولا نستره، والنفاق عندنا أكبر الذنوب،
حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہیں کرتے اور نہ چھپاتے ہیں اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہوں سے بڑا ہے اور
والرياء أخطر الخطوب، ومِن سِيَرِ الظالمين المشركين.
ریا سب کاموں سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالموں اور مشرکوں کی صفات میں سے ہے۔
فخلاصة قولنا إن مسألة الغزوة والجهاد ليست محورَ الإسلام
پس ہمارے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہیں جس کو اسلام کا محور اور
واستقسه كما فهمه الجاهلون المخالفون أو المتجاهلون من المسلمين
استقس کہا جائے جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں